سوال

میں نے اپنی بیوی کوتیسری طلاق اس وقت دی کہ مجھے اس کے متعلق شک تھاکہ آیا وہ حیض کی حالت میں تھی یا کہ طھر کی حالت میں، مجھے پتہ چلا کہ خون بند ہوچکا تھا لیکن اس نے ابھی غسل نہیں کیا تھا، توکیا میری طلاق واقع ہوگئی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

حیض کی حالت میں دی گئی طلاق بدعی ہے، اور اس کے واقع ہونے میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، جیساکہ سوال نمبر (72417) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے، اور جب حیض کا خون بند ہوجائے اور عورت نے غسل نہیں کیا تو اس کے لیے طلاق مباح اور واقع ہوجائیگی؛ کیونکہ وہ اس وقت حائضہ عورت شمار نہیں ہوتی

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے المغنی میں ذکر کیا ہے کہ :

"جب حیض کا خون بند ہوجائے تو حیض کی بنا پر طلاق دینے کی حرمت زائل ہوجاتی ہے، اس لیے اگر خاوند اسے طلاق دے دے تو یہ طلاق جائز ہے اور واقع ہوجائیگی چاہے اس نے غسل نہ بھی کیا ہو، امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مسلک یہی ہے؛ کیونکہ خون رک جانے کی بنا پر وہ پاک ہوچکی ہے

اور زاد المستقنع میں درج ہے :

"جب خون بند ہوجائے اور عورت نے غسل نہ کیا ہو تو روزے اور طلاق کے علاوہ کچھ مباح نہیں ہوتا" د

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"خون بند ہوجانے کے بعد طلاق کے جواز کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

"اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے، اور پھر اسے طلاق طھر میں دے یا پھر حمل میں"

اور خون رک جانے پر عورت پاک ہوجاتی ہے" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (384/1).

اور شیخ محمد المختار شیںقیطی حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں تو اگر خون بند ہوگیا اور غسل نہیں کیا اور طلاق خون بند ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے ہوئی تو کیا حکم ہے ؟

وہ کہتے ہیں : طلاق واقع ہوجائیگی؛ کیونکہ طلاق کو غسل کے ساتھ مؤقت نہیں کیا گیا، لیکن باقی ممنوعات کے لیے غسل کرنا ضروری ہے، مثلا جماع اور اس کا مسجد میں داخل ہونا، اسی

طرح مسجد سے گزرنا اور مسجد میں ٹھرنا وغیرہ دوسری حیض کی حالت میں ممنوعات " انتہی

ماخوذاز : شرح زادالمستقنع

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

109248